[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 9.S.C.R

از عدالت عظمی

اسٹیٹ آف ریاست اور دیگران

بنام

گورشارن سنگھ اور دیگران

6 دسمبر 1996

[کے۔راmasوامی اور جی۔ٹی۔ناناوتی، جسٹسز]

ملازمت قانون—سرکاری ادارے—سوسائٹی کے حوالے کرنا—سرکاری محکموں میں موجودہ ملازمین کو ضم کرنا—گورنمنٹ انجینئرنگ کالج بھٹنڈا—ایک سوسائٹی، ایک خود مختار ادارے کے حوالے کیے گئے حکومتی فیصلے کے مطابق—ملازمین کی طرف سے سرکاری محکمے میں ضم کرنے کے لیے دائر تحریر—ان سب کو مستقل بنیادوں پر سرکاری اداروں میں ضم کرنے کے لیے حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات—ریاستی حکومت کی طرف سے ترجیحی اپیل—کسی سرکاری ملازم کو عہدے کے خاتمے پر منعقد کیا جاتا ہے تو اسے یا تو عہدے کی عدم دستیابی کی وجہ سے ملازمت سے برخاست کرنا ضروری ہے یا اس سے پالیسی کے مطابق نمٹا جا سکتا ہے—اسی طرح کی صورتحال ہوگی جب حکومت اپنے ادارے کو حوالے کرنے کا فیصلہ کرے گی۔ ایک نجی ادارے کو—تدریسی اور غیر تدریسی عملے کو شامل کرنے کا حکومت کا فیصلہ—عدالت عظمیٰ کی طرف سے جاری کردہ نتیجہ خیز ہدایات۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1996 کا 16812—13۔

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے سی ڈبلیو پی نمبر 1629 اور 1992 کے 1976 کے فیصلے اور حکم نامے سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایچ ایس منجرل اور آر ایس سوری

جواب دہندگان کے لیے ہربنس لال، ڈی وی سہگل، پی ایچ پاریکھ (میسر بی کے برار) میسر بینا مادھون، اشوک مہاجن اور ایم کے دعا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

نفاذ کی درخواست مسترد کر دی جاتی ہے۔

اجازت دی گئی۔ ہم نے فریقین کے فاضل وکلاء کو سنا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے دونفری بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں، جو 2 فروری 1993 کو سی ڈبلیو پی نمبر 1629 اور 1976 / 1992 میں دیا گیا تھا۔ گورنمنٹ انجینئرنگ کالج، بھٹنڈا کو موجودہ عملے کے ساتھ 26 جنوری 1992 کے حکومتی فیصلے کے نتیجے میں ایک سوسائٹی، ایک خودمختار ادارے کے حوالے کیا گیا تھا۔ جواب دہندگان جو سرکاری ملازمین ہیں، نے یہ دعوی کرتے ہوئے عرضی درخواستیں دائر کیں کہ وہ ادارے کے ساتھ مزید منتقلی کے لیے راضی نہیں ہیں اور انہیں سرکاری محکموں میں ضم کرنے کی استدعا کی۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم میں ان سب کو مستقل بنیادوں پر سرکاری اداروں میں شامل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ ناراضگی محسوس کرتے ہوئے، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں ریاستی حکومت کی طرف سے دائر کی گئی ہیں۔ یہ طے شدہ قانون ہے کہ اس عہدے کے خاتمے پر کسی سرکاری ملازم کو یا تو عہدے کی عدم دستیابی کی وجہ سے ملازمت سے برخاست کیا جانا ضروری ہے یا اس سے پالیسی کے مطابق نمٹا جا سکتا ہے۔ جب حکومت اپنے ادارے کو کسی نجی ادارے کے حوالے کرنے کا فیصلہ کرتی ہے تو بھی ایسی ہی صورتحال ہوگی۔ 18 اپریل 1996 کے اس عدالت حکم سے یہ درج کیا گیا کہ 14 نامزد جواب دہندگان نے سرکاری ملازمت میں اپنے انضمام پر اصرار کرنے کا انتخاب کیا ہے اور باقی نے خودمختار ادارے کے زیر قبضہ ادارے میں ضم ہونے پر اتفاق کیا ہے۔ نتیجتا، ہم حکومت سے یہ جاننا چاہتے تھے کہ کیا حکومت کے لیے یہ ممکن ہوگا کہ وہ انہیں کسی بھی محکمے اور/ یا ان کے زیر انتظام کسی کالج میں کسی بھی خالی جگہ پر سرکاری ملازمین کی حیثیت برقرار رکھنے کی اجازت دے۔ وکیل نے درخواست کی تھی اور جواب دہندگان کے لیے فاضل وکیل کی طرف سے دی قابل مذکورہ تجویز پر غور کرنے کی اجازت دی قابل تھی۔ اس کے مطابق، رنجیت سنگھ، ایڈیشنل ڈائریکٹر، ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ انڈسٹریل ٹریننگ، پنجاب کی طرف سے اس حلف نامے میں ایک حلف نامہ دائر کیا گیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت نے کالج میں غیر تدریسی عملے میں کام کرنے والے درج ذیل سات جواب دہندگان کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے :

1. شری گرجنت سنگھ

2. شری کلونت سنگھ

3. شری وید پرکاش

4. شری گیان سنگھ

5. شری لکشمی چند

6. مسز کملجیت کور

7. شری سریندر متل

انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ انہیں ڈائریکٹوریٹ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ انڈسٹریل ٹریننگ، پنجاب کے تحت کسی بھی ادارے میں اسی تنخواہ کے عہدوں پر فوری طور پر سرکاری ملازمت میں شامل کیا جائے گا۔ جواب دہندگان نے اس پر اتفاق کیا ہے اور اس لیے اپیل کنندہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ انہیں ڈائریکٹوریٹ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ انڈسٹریل ٹریننگ، پنجاب کے زیر انتظام کسی بھی ادارے میں ایک ہی عہدے پر یکساں تنخواہ میں شامل کرے۔

جہاں تک 5 لیکچررز کا تعلق ہے، یعنی (1) شری پربھجوت سنگھ؛ (2) شری منویندر سنگھ؛ (3) شری پون کپور؛ (4) شری امرجیت سنگھ اور (5) ڈاکٹر سریتا چوپڑا حلف نامے میں کہا گیا ہے کہ وہ اس وقت کام کر رہے تھے جب مذکورہ کالج کو سوسائٹی نے سال 1992 میں لیکچررز کے طور پر اپنے قبضے میں لیا تھا۔ اس کے نتیجے میں وہ تاریخ کے مطابق روپے 2200- 4000 کا تنخواہ کا پیمانہ لے رہے تھے۔ یہ کہا گیا ہے کہ حکومت انہیں ڈائریکٹوریٹ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ انڈسٹریل ٹریننگ، پنجاب کے تحت ریاست کے کسی بھی پولی ٹیکنک میں لیکچرر کے طور پر شامل کرنے کے لیے تیار ہے جس کی خصوصی تنخواہ 200 روپے فی سال ہے۔ مدعا علیہ کے فاضل وکیل شری پی ایچ پاریکھ کا کہنا ہے کہ لیکچررز کی بھرتی کے لیے یا تو یکساں تنخواہ یا کم تنخواہ کے ساتھ 1992- 93 اشتہار دیا گیا تھا اور اس کے بعد اس طرح کی بھرتی باقاعدگی سے جاری تھی اور حال ہی میں 4 اکتوبر 1996 کو مزید اشتہار بھرتی کے لیے درخواستیں طلب کرنے کے لیے کیا گیا۔ لہذا، حکومت کے لیے انہیں پولی ٹیکنک کے بجائے کسی بھی کالج میں شامل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے، جہاں وہ اپنی قابلیت اور ملازمت کی مدت کے امکانات کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ اگرچہ اس وقت کوئی خالی آسامیاں موجود نہیں ہیں، وہ خالی آسامیاں پیدا ہونے تک انتظار کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ شری پی ایچ پاریکھ کی طرف سے دی گئی تجویز معقول معلوم ہوتی ہے۔ بلاشبہ وہ ان کالجوں میں لیکچرر کے طور پر کام کر رہے ہیں جو سرکاری کالج ہیں اور جنہیں سرکاری ملازمین کا درجہ حاصل ہے۔ ان حالات میں انہیں پولی ٹیکنیکل اداروں کے بجائے کسی بھی کالج میں شامل کرنا مناسب ہوگا۔ لہذا، اپیل گزاروں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ انہیں کسی بھی کالج میں اسی تنخواہ کے پیمانے پر لیکچرر کے طور پر شامل کریں۔ اگر اس وقت کوئی خالی آسامیاں نہیں ہیں، تو انہیں خالی آسامیاں پیدا ہونے پر جذب کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ تب تک، جواب دہندگان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ پولی ٹیکنیکل اداروں میں لیکچرر کے طور پر کام کریں، جیسا کہ جوابی حلف نامے میں تجویز کیا گیا ہے۔

پروفیسر اندرجیت سنگھ روپے 4500- 7300 کے تنخواہ کے پیمانے پر کام کر رہے ہیں۔ حلف نامے میں کہا گیا ہے کہ اس کے مساوی کوئی پوسٹ نہیں ہے لیکن محکمہ صحت عامہ، پنجاب میں ایگزیکٹو انجینئر کی پوسٹ روپے 3000- 4500 کے درجہ میں دستیاب ہے۔ لہذا، اگر وہ راضی ہے، تو حکومت کو اسے مذکورہ عہدے پر شامل کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ اس کے خلاف زیر التواء تحقیقات کے نتائج کے تابع ہے۔ اندرجیت سنگھ کی طرف سے دائر حلف نامے میں، انہوں نے کہا ہے کہ ان کی معلومات کے مطابق، پولی ٹیکنک میں پرنسپل کی پانچ آسامیاں روپے 4125- 5600 کے تنخواہ کے پیمانے پر دستیاب ہیں۔ وہ ان اداروں میں سے کسی ایک یا کسی بھی ادارے میں شامل ہونے کے لیے تیار ہے جس میں خالی آسامیاں دستیاب ہو سکتی ہیں۔ لہذا، اسے ایگزیکٹو انجینئر کے طور پر بھیجنے کے بجائے، اسے کسی بھی پولی ٹیکنیکل ادارے کے پرنسپل کے طور پر شامل کیا جا سکتا ہے۔ یعنی ایسا تدریسی ادارہ جس میں وہ تدریسی عملے کے طور پر کام کر رہا ہو۔ پرنسپل کی بھرتی کے قواعد کے تابع، حکومت کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اسے ان کے نامزد کردہ پانچ اداروں میں سے کسی ایک میں پرنسپل کے طور پر ضم کرنے کے لیے غور کرے، یعنی (i) ضلع روپڑ کے کھونی مزرا میں گورنمنٹ پولی

ٹیکنک کے پرنسپل کا عہدہ؛(ii) گورنمنٹ پولی ٹیکنک کے پرنسپل لیہنا گنگا، ضلع سنگرور؛(iii) پرنسپل گورنمنٹ پولی ٹیکنک بھیکھی ونڈ، ضلع امرتسر کا عہدہ؛(iv) پٹیالہ میں گورنمنٹ پولی ٹیکنک برائے خواتین کے پرنسپل کا عہدہ؛اور(v) امرتسر میں پرنسپل گورنمنٹ پولی ٹیکنک برائے خواتین کا عہدہ یا کوئی بھی ادارہ جو دستیاب ہو۔ یہ واضح کیا جاتا ہے کہ یہ جذب درج ذیل شرائط کے تابع ہوگا :

"(i) اس کے خلاف زیر التواء انکوائری کے نتائج کی صورت میں، یہ انضمام اپیل گزاروں کی راہ میں اس طرح کی تادیبی کارروائی کرنے میں رکاوٹ نہیں بنے گا جو قواعد کے مطابق دستیاب ہے۔

(ii) محکمہ جاتی تفتیش میں اس کے الزام سے بری ہونے کی صورت میں، اسے روپے4125– 5600 کے تنخواہ کے پیمانے پر فٹ کیا جائے گا بشرطیکہ وہ موجودہ تنخواہ کے پیمانے کو حاصل کر رہا ہو جیسا کہ 1992 میں اسے خصوصی تنخواہ کے طور پر سنبھالا گیا تھا۔

(iii) پرنسپل کے طور پر اس کی ساز و سامان قواعد پر لاگو قواعد اور اس کی قابلیت کو پورا کرنے کے مطابق ہوگی۔

جہاں تک ڈاکٹر۔ جی۔ ایس۔ سیکھون کا تعلق ہے، وہ اس وقت روپے3700– 5700 کی تنخواہ کے پیمانے پر اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ حلف نامے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ محکمہ تکنیکی تعلیم نے محکمہ تعلیم کو لکھا تھا کہ وہ ڈاکٹر سیکھون کی تقرری کے لیے مساوی درجہ تلاش کرنے کی کوششیں کرے۔ محکمہ تعلیم نے اطلاع دی ہے کہ کالجوں میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے انتخاب کے مطابق مقرر کردہ لیکچررز کو روپے2200– 4000 کے گریڈ میں بھرتی کیا جاتا ہے۔ اس لیے اسے روپے3700– 5700 کے پیمانے میں مطابقت کرنا مشکل ہے۔ اس لیے حکومت نے انہیں 200 روپے کی خصوصی تنخواہ کے ساتھ روپے2200– 4000 کے پیمانے پر لیکچرر کے طور پر شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر یہ مدعا علیہ کے لیے قابل قبول ہے، تو حکومت کو لیکچرر کے طور پر اس کے انضمام پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ڈاکٹر سیکھون کی طرف سے دائر حلف نامے میں کہا گیا ہے کہ انہیں روپے2200– 4000 کے تنخواہ کے پیمانے میں لیکچرر کے طور پر شامل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ان حالات میں، اپیل گزاروں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اسے کسی بھی سرکاری کالج میں فزکس اور ریاضی کے لیکچرر کے طور پر روپے2200– 4000 کی تنخواہ کے پیمانے میں شامل کریں، جو کہ 1992 میں روپے3700– 4700 کے پیمانے پر اس کی آخری بار نکالی گئی تنخواہ کو خصوصی تنخواہ کے ساتھ محفوظ رکھے۔

مسٹر پون کپور اور امرجیت سنگھ اس وقت سوسائٹی کے زیر قبضہ کالج آف انجینئرنگ میں مکینیکل انجینئرنگ کے مضمون میں لیکچرر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ اگرچہ ایڈیشنل ڈائریکٹر جناب رنجیت سنگھ نے اپنے حلف نامے میں سرکاری ملازمت میں شمولیت کے ان کے دعووں پر غور نہیں کیا ہے، لیکن ڈاکٹر سیکھون کی طرف سے پیراگراف 15 میں دائر حلف نامے میں یہ کہا گیا ہے :

" کہ مدعا علیہ نمبر 13 اور 18 کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، بھٹنڈا میں مکینیکل انجینئرنگ کے مضمون میں لیکچرر کے طور پر پڑھ رہے ہیں۔ انہیں ایس ڈی ای آبپاشی محکمہ؛ اسسٹنٹ ڈویژنل منیجر (اسٹور/خریداری) اسٹیٹ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ؛ اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف فیکٹریز لیبر ڈیپارٹمنٹ؛ ایس ڈی ای کے عہدوں کے خلاف جذب کیا جا سکتا ہے۔ محکمہ صحت عامہ اور ایس ڈی ای (بی اینڈ آر) محکمہ حکومت پنجاب۔ حکومت پنجاب کے پاس ایس ڈی ای محکمہ آبپاشی کی دو آسامیاں خالی پڑی ہیں۔"

مذکورہ بالا بیان کے پیش نظر، ہم سوچتے ہیں کہ اگر کسی بھی انجینئرنگ کالج میں لیکچرر کے طور پر جذب کرنے کے لیے کوئی پوسٹ دستیاب نہیں ہے، تو حکومت کے لیے یہ کھلا ہوگا کہ وہ انہیں محکمہ آبپاشی میں سب ڈویژنل انجینئرز، اسسٹنٹ ڈویژنل منیجر (اسٹور/خریداری) اسٹیٹ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ؛ اسسٹنٹ ڈائریکٹر فیکٹریز لیبر ڈیپارٹمنٹ؛ ایس ڈی ای (بی اینڈ آر) محکمہ پنجاب حکومت کے طور پر شامل کرے۔ لہذا، سرکاری اپیل کنندہ کے لیے یہ کھلا ہے کہ وہ دو افراد کو ان میں سے کسی بھی عہدے پر یا کسی بھی مساوی عہدے پر شامل کرے جس کی بھرتی کے قواعد اجازت دیں گے۔

اپیلوں کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔این۔اے

اپیلوں کو نمٹا دیا گیا۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document